Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۲۷ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۲۷ نومبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی مرسلہ ۲۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعاؤں میں مشغول رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ تبلیغ اسلام کے لئے آپ کے عالمگیر منصوبوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور آپ کو اپنے فرشتوں کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

○ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قلب کے اثرات اور کمزوری کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

خدا چاہتا ہے کہ احمدی طالب علم تحقیق کے میدان میں

سب دنیا سے آگے نکل جائیں

چوٹی کے بیس ۲۰ طالب علموں کو حضور کی طرف سے سویا لیسی تھین کا تحفہ دینے کا اعلان

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے پہلے یک روزہ کنونشن سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۰ نبوت۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طالب علموں کی تنظیم احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے پہلے ایک روزہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدی طالب علم تحقیق اور علم کے میدان میں ساری دنیا سے آگے نکل جائیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا یہ پہلا کنونشن ۲۰ نومبر کو احاطہ مجلس انصار اللہ میں منعقد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشریف لا کر طالب علموں سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی طالب علموں کو علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں آپ سے تعصب برتا جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ آپ سے تعصب کرے۔ اگر زمین کا ایک حصہ آپ کو رد کرے گا تو دوسرا حصہ آپ کو ہاتھوں ہاتھ لے گا۔ اس لئے بڑھیں۔ بڑھیں بڑھیں آگے بڑھیں۔

حضور نے فرمایا کہ تحقیق کا میدان نہ ختم ہونے والا ہے۔ اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے صحت مند غذا کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں سویا لیسی تھین SOYA LACITHIN ایسی چیز ہے جو طالب علموں کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔ اس چیز کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر آپ کوئی اقتباس عام طور پر دس منٹ میں یاد کرتے ہیں۔ تو سویا لیسی تھین کے استعمال سے یہ اقتباس چھ منٹ میں یاد ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مہنگی چیز ہے اور ہمارے ملک میں غربت بہت ہے۔ اور دولت کی تقسیم (distribution of wealth) کا نظام بھی ناقص ہے۔ اس لئے یہ چیز عام استعمال میں نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ جس کا جو حق ہے وہ اسے ملنا چاہئے۔ اب اگر بچوں کو بچپن کی عمر میں دودھ ملے اور گائے کا دودھ ملے تو اس سے ذہن تیز ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سویابین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس کا ذکر حضور کر رہے ہیں وہ Yellow Manchurian Variety ہے۔ اس میں ۲۴ فیصد تیل ہوتا ہے۔ اس تیل میں لیسی تھین ہوتی ہے۔ حضور نے انگلستان کے ایک ذہین احمدی نوجوان ڈاکٹر کا ذکر فرمایا جو کہ وہاں پر تحقیق کر رہا ہے۔ اور بتایا کہ اس نے لیسی تھین کا استعمال شروع کرنے کے بعد بتایا کہ اس سے پہلے میں ایک ہفتے میں چھ صفحے اپنی تحقیق کے ٹائپ کیا کرتا تھا اور اس میں کئی غلطیاں بھی ہوتی تھیں اس نے بتایا کہ لیسی تھین کے استعمال کے بعد سے دو ہفتوں میں پچاس صفحے لکھے ہیں۔ اور اس میں معمولی غلطی کے سوا کوئی غلطی نہیں تھی۔

احمدی طالب علموں کو حضور کا خاص تحفہ

حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت و عنایت اعلان فرمایا کہ ہر یونیورسٹی اور بورڈ کے تین چوٹی کے احمدی طالب علم منتخب کر کے ان کے کوائف مجھے بھیجے جائیں۔ ایسے طالب علموں کی کل تعداد ۲۰ ہو۔ اور یہ وہ طالب علم ہوں جنہوں نے اگلے سال امتحان دینا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک سال کے لگ بھگ عرصے میں میری طرف سے ان کو سویا لیسی تھین ۱۲۰۰ ملی گرام کا کورس کروایا جائے گا۔ اور اس کے نتائج دیکھے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ فضل کرے تو عین ممکن ہے کہ سارے کے سارے اوّل آجائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ ہر بورڈ یونیورسٹی میں چوٹی کی پانچ پوزیشنیں احمدی طالب علموں کی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں احمدی طالب علموں کو ایک اہم نکتے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن عظیم نے اس کائنات کے متعلق جو بنیادی نکتہ ہمیں بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ منتشر اشیاء کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک منطقی مجموعہ ہے۔ کائنات کی ہر چیز کا دوسری چیز سے تعلق ہے۔ اور اس نے اس ساری بات کو ایک جملے

وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ

میں بیان کیا ہے۔

حضور نے اس اصولی نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے احمدی طالب علموں کو متوجہ کیا۔ کہ وہ اپنی تحقیق کا رخ اس مرکزی نکتے کی طرف رکھیں۔

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۸ بابت ۴ تا ۱۰ اگست ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

ہالینڈ کے شہر ہیگ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

ڈچ پارلیمنٹ کے سیکرٹری کی طرف سے حضور کا خیر مقدم۔ پارلیمنٹ کے پریس روم میں پریس کانفرنس سے خطاب

”دنیا ایک ہولناک تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ خدائے واحد پر حقیقی ایمان انسانیت کو اس تباہی سے بچا سکتا ہے۔“

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

۵ اگست ۱۹۸۰ء

ڈچ پارلیمنٹ کے سیکرٹری کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

ہیگ پہنچنے کے اگلے روز ۵ اگست کو حضور نے حسب پروگرام گیارہ بجے قبل دوپہر ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمانا تھا۔ احمدیہ مشن ہاؤس ہیگ کی طرف سے پریس کانفرنس کا اہتمام ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے پریس روم میں کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضور نے اس مرحلہ پارلیمنٹ کے سیکرٹری مسٹر بوفور (MR. BEAU FORT) کی دعوت پر پارلیمنٹ کی عمارت اندر سے دیکھنے اور ہالینڈ میں قانون سازی کے مرحلہ وار انتظامات کا معائنہ فرمانے تشریف لے جانا تھا۔ چنانچہ حضور حسب پروگرام اگلی روز صبح ساڑھے دس بجے سے کچھ قبل پارلیمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قافلہ مبلغین ہالینڈ اور بعض ڈچ نومسلم احباب کی معیت میں وہاں پہنچے تو پارلیمنٹ کے صدر دروازہ پر پارلیمنٹ کے سیکرٹری مسٹر بوفور نے حضور کا بہت پرتپاک استقبال کیا اور بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں وہ حضور کو پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لے گئے۔ انہوں نے ایوان بالا، ایوان زیریں کے علاوہ کابینہ کا کمرہ بھی دکھایا۔ اور پارلیمنٹ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مختلف ایوانوں اور کمروں کی دیواروں اور اندرونی چھتوں پر بنی ہوئی متعدد شاہکار پینٹنگز کے بارہ میں تفصیل سے بتایا کہ ہر پینٹنگ میں کس تاریخی واقعہ کی منظر کشی کی گئی ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت اندر سے ایک عجائب خانہ سے کم نہ تھی جس کے اندر دیواروں اور چھتوں پر شاہکار پینٹنگز کی شکل میں ہالینڈ کی تاریخ مرتسم تھی۔ پارلیمنٹ کی عمارت دکھانے کے بعد مسٹر بوفور نے نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جو سربراہان مملکت اور دیگر اہم عالمی شخصیات ازراہ تلطف پارلیمنٹ ہاؤس میں تشریف لا کر ہمیں سرفراز فرماتی ہیں ہم اس موقع کی یادگار کے طور پر ان کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا کرتے ہیں۔ سو وہ یادگاری تحفہ نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اسے قبول فرمائیں۔ یہ ایک بہت قیمتی نکٹائی تھی جس کے اوپر ہالینڈ کی پارلیمنٹ کی عمارت کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ حضور نے یہ تحفہ قبول فرماتے ہوئے سیکرٹری موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں سیکرٹری موصوف مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ پارلیمنٹ کے پریس روم کے دروازے تک آئے اور پھر حضور سے اجازت طلب کر کے اپنے دفتر میں واپس تشریف لے گئے۔

حضور کا پریس کانفرنس سے خطاب

گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے پارلیمنٹ کے پریس روم میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں ہالینڈ کے اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے نصف درجن کے قریب نمائندے اور فوٹوگرافر آئے ہوئے تھے۔ مترجم کے فرائض ہمارے ہالینڈ مشن کے احمدی بھائی جناب عبدالحمید فان در فیلدن نے ادا کئے۔ حضور نے اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ۱۹۶۷ء کا یہ انتباہ دہرایا کہ دنیا بڑی تیزی سے ایک تیسری عالمگیر تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس تباہی کو محبت و پیار اور بےلوث خدمت کے ذریعہ انسانوں کے دل جیت کر اور خدائے واحد کے ساتھ ان کا تعلق قائم کر کے روکا جا سکتا ہے۔

دورہ کا مقصد

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے دورہ کا مقصد کیا ہے حضور نے فرمایا۔ میں ایک لمبے دورہ پر ہوں۔ مقصد اس دورہ کا یہ ہے کہ میں اقوام عالم تک ایک پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تک دورِ زندگی کا آئینہ دار طاقت کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اقوام عالم اپنی اس کوشش میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور امن اس درجہ تہ و بالا ہو چکا ہے کہ دنیا مکمل تباہی کے کنارے جا لگی ہے۔ اس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ ہونا چاہیئے وہ دوسرا راستہ باہمی محبت و پیار اور بے لوث خدمت کا راستہ ہے۔ میں محبت کے پرچار کی خاطر محبت کے جہاد پر نکلا ہوا ہوں اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ بالآخر ہم محبت کے اس پرچار اور محبت کے اس جہاد کے نتیجہ میں خدائے واحد کے لئے لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا۔ میں نے ۱۹۶۷ء میں مغربی اقوام کو ایک تیسری عالمگیر تباہی سے خبردار کیا تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے بموجب وہ تیسری عالمگیر تباہی اب قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ اور بڑی طاقتیں اس تباہی کو قریب لانے کی ذمہ دار ہیں یہ تباہی مصنوعی خداؤں کو ترک کر کے اور خدائے واحد پر ایمان لانے اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے سے ہی رک سکتی ہے۔ اسی لئے ہم محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ خدائے واحد کیلئے لوگوں کے دل جیتنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے۔ اور محبت و پیار سے کام لیتے ہوئے انہیں اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لے آئیں گے۔

موجودہ مسائل کا حل اور اسلام

ایک صحافی نے کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ آپ محبت و پیار کے ذریعہ لوگوں کے دل جیت کر انہیں اسلام کے دائرہ میں لانا چاہتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اسلام میں دنیا کے موجودہ مسائل کا حل موجود ہے؟

حضور نے فرمایا۔ اسلام موجودہ مسائل کو حل کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر حضور نے فرمایا اس زمانہ کا ایک اہم مسئلہ جو صنعتی انقلاب کی پیداوار ہے۔ لیبر پرابلم ہے۔ مزدور اپنے حقوق کے لئے سٹرائیکس کرتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ انہیں اپنے حقوق کا علم کیسے ہو جبکہ اس زمانہ کے مادی نظریۂ حیات نے بھی لوگوں کی ضروریات اور حقوق کی تعریف نہیں کی اور نہیں بتایا کہ ان کی ضروریات اور حقوق کیا ہیں۔ ضروریات اور حقوق کے عدم علم کی وجہ سے مزدور بالعموم اپنی اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سٹرائک کی دھمکیوں کے نتیجہ میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوتا۔ اور ان میں بے چینی ہے کہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر فیملی کی ضروریات مختلف ہیں ایک مزدور اکیلا ہے اس کی اجرت میں بھی پچاس گلڈر کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ ایک مزدور کے تین بچے ہیں اس کی اجرت میں بھی پچاس گلڈر کا اضافہ ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مزدور کے تین بچے ہیں اسے اس مزدور کے مقابلہ میں بہت کم فائدہ پہنچتا ہے جو اکیلا ہے۔ ایسی صورت میں بے چینی دور ہو تو کیسے ہو۔ اس کے بالمقابل اسلام نے ضرورت سے زیادہ حق پر زور دیا ہے۔ اور بتایا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بعض جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا کی ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ۔ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اس کی ان جملہ استعدادوں کی کامل اور بھرپور نشوونما کا پورا پورا انتظام ہو۔ اگر اسلام کی تعلیم کی رو سے تمام انسانوں کی خداداد استعدادوں کی بھرپور نشوونما کا پورا پورا انتظام کر دیا جائے تو پھر بے چینی باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسئلہ صرف اجرتوں میں اضافہ سے حل نہیں ہوگا بلکہ ہر انسان کی خداداد جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی کامل نشوونما کے خاطر خواہ انتظام سے ہوگا۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ اسلامی تعلیم میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔

(باقی)

جلسہ سالانہ
کے انتظامات شروع ہیں۔ ازراہ کرم
چندہ جلسہ سالانہ
کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید یا تثلیث یا الوہیت مسیح

(مکرم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ)

جب سے دنیا معرضِ وجود میں آئی اور انسان نے اس خطۂ ارض پر سانس لینا شروع کیا۔ انسان کو ایک بالا ہستی کی تلاش رہی۔ چنانچہ اسی بات کو پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے اور اس لئے کہ وہ صحیح راہ گم نہ کردیں اپنے انبیاء کو مبعوث کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے موجودہ دور کے آغاز میں انسان کو اپنی ہستی سے متعارف کرانے اور تمدن و تہذیب کے دائرہ میں لانے کے لئے اور انسان کو اس کی ہستی اور خصوصیت کا پتہ دینے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو بھیجا اور انہیں وحی سے نوازا اور گو یہ انسان جو جنگلوں اور غاروں میں بستے تھے۔ انہیں انسانی تمدن سے روشناس کرائیں اور وحشی انسانوں کو انسان بنائیں پھر ان کے ضمیر میں یہ روح پھونکیں کہ ان کا ایک خدا ہے جس نے یہ کائنات محض انسان کے لئے پیدا کی ہے۔ چنانچہ اس دور کے ختم ہونے سے پہلے انسان بہت حد تک متمدن ہو چکا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام تشریعی نبی آئے جن کا عرصۂ حیاتِ اُمّت قرآنی نص کی رو سے نوسو پچاس (۹۵۰) سال بنتا ہے۔ قرآنی نصوص سے جو انبیاء کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے تو صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا مشن توحید باری تعالیٰ کا قیام ہی رہا ہے اس کے علاوہ تہذیب انسانی بھی ان کا موقف رہا ہے ان کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ انسان خدا رسیدہ اور مہذب ہو اور دنیا میں امن و سکون کا دور دورہ ہو۔ انبیائے کرام نے انتہائی خطرناک حالات میں بھی توحید باری کے پرچم کو بلند رکھا۔

توحید باری کے بارے میں آج دنیا کے تمام مذاہب متفق ہیں اس میں شک نہیں کہ درمیانی مرحلہ میں انسان انبیاء سے دوری کی وجہ سے گمراہ ضرور ہوا ہے۔ لیکن مذاہب عالم کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مذہب کے بانی نے توحید کے علاوہ کوئی تعلیم نہیں دی انہوں نے دو یا تین خداؤں کی بات نہیں کی۔

ژند اوستا، تورات، انجیل اور قرآن مجید سب سے ہی توحید ہی کا سبق ملتا ہے۔ لیکن عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کو خدائی صفات سے متصف مانتے ہیں وہ انہیں کامل خدا تسلیم کرتے ہیں حالانکہ انسانی ضمیر اور عقل اس عقیدہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ الوہیت مسیح کے خلاف خود انجیل اور تورات میں بہت سے دلائل موجود ہیں۔ قرآن مجید میں تو اس عقیدہ کو بار بار اور نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ میں اس مضمون میں قرآن مجید تورات و انجیل (اور بائیبل سے) اس عقیدہ کا ردّ پیش کروں گا۔

اس عقیدہ کے ردّ میں عقل انسانی جو دلائل دیتی ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) عقلی طور پر اس عقیدہ کو مانا نہیں جا سکتا۔ انسانی اتحاد اور امن عالم کے لئے یہ عقیدہ سخت مضر ہے۔ آج قوموں میں جو باہم اختلاف موجود ہیں جن کی وجہ سے بہت سی جنگیں بھی ہوئیں وہ محض اس موہوم اور سراسر خلافِ فطرت عقیدہ کی وجہ سے ہیں۔

۲۔ مذہب انسان کو مہذب بناتا ہے اور تمام مذاہب میں مرکزی چیز جس سے امن و مفاہمت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ وہ توحید ہی ہے اگر ایک سے زیادہ خدا مانے جائیں تو امن و مفاہمت کی فضا مذاہب عالم میں برقرار نہیں رہے گی

۳۔ انسانوں کو باہم محبت و پیار کی فضا ایک بالا ہستی سے تعلق کی بناء پر ہی مل سکتی ہے۔ معبودانِ باطلہ کے عقیدہ سے محبت کی فضا ختم ہو جاتی اور انسانوں میں باہمی جنگ و جدل رونما ہوتی ہے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس عقیدے کی وجہ سے جو عیسائیت اور دوسرے بعض مذاہب میں انبیاء کی وفات کے بعد پیدا ہو گیا۔ خطرناک صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلیبی جنگیں ہوئیں ہندوستان میں مسلم حکمرانوں سے ہندوؤں کی جنگیں محض اس بناء پر تھیں کہ مسلمان توحید کو پھیلانے کے لئے آئے اور ہندو اور عیسائی اس عقیدہ کے پھیلانے میں روک بنے لہٰذا انہوں نے مسلم علاقوں پر محض ہندوانہ تعصّب کی بناء پر حملے کئے۔ پس امنِ عالم کے قیام کے پیش کردہ مسئلہ توحید باری تعالیٰ پر عمل نہایت ضروری ہو جاتا ہے ورنہ کوئی ایسا عقیدہ اس کے علاوہ نہیں جس سے اتحاد بین الاقوام قائم ہو سکے۔

۴۔ پھر فطرت انسانی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک بالا ہستی ہے جو اس منضبط نظامِ عالم کو چلا رہی ہے۔ اگر دو خدا ہوں تو نظامِ عالم میں ضرور فساد رونما ہو۔ مگر عملاً ایسا نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کی معبود و مسجود صرف ایک ہستی ہے جس کو کسی مددگار اور شریک و ساجھی کی ضرورت و احتیاج نہیں ہے

جب ہم قرآن مجید پر تدبّر کرتے ہیں۔ تو اس میں واضح دلائل موجود ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں۔ سورہ اخلاص میں جو ایک چھوٹی سی سورت ہے اس میں نہایت عمدہ طور پر توحید باری تعالیٰ کے عقیدہ کو واضح کیا گیا ہے۔ فرمایا:۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ
کُفُوًا اَحَدٌ۔

کہا اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ نہ اس کے برابر کا کوئی شریک ہے۔ وہ اکیلا ہے۔

اس کے خلاف عیسائی کہتے ہیں کہ تین اقنوم ہیں۔ یعنی تین خدا ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وہ صمد ہے۔ بے نیاز ہے اسے کسی بیٹے و پوتے کی احتیاج نہیں عقل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر خدا کا بیٹا ہو تو پھر معاذ اللہ اس کے قویٰ میں انحطاط اور زوال ضرور آئے گا جس سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو ہستی کفو اور شریک کی محتاج ہو وہ غیر محدود نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی غیر محدود طاقتوں کی مالک ہے۔ لیکن عیسائی عقیدہ کے مطابق اسے محدود ماننا پڑتا ہے۔

قرآن یہ عالمگیر عقیدہ پیش کرتا ہے کہ عبادت کے لائق اور معبود صرف ایک ذات ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے فرمایا:۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ۔

(بقرہ آیت ۱۶۳)

تمہارا معبود ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی ایسا معبود نہیں۔ جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب بتائیے کیا یہ عالمگیر اور مابہ الامتیاز حقیقت نہیں کہ خدا صرف اکیلا ہی پرستش کے لائق ہے پھر وہ بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و عقیدہ کے سب کا خالق اور سب کا رازق و رسال ہے اور اپنے سچے ماننے والوں کو اجر کے نہیں چھوڑتا اور کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اس عقیدہ کو کہ ایک سے زائد خدا ہوں مذاہب عالم کی تعلیم اور عقل انسانی دھکے دیتی ہے۔

اسلام کی اعلیٰ و ارفع تعلیم کے مقابلہ میں اس تعلیم کو دیکھئے جو انجیل نے بیان کی ہے:۔

"ابتداء میں کلام تھا۔
اور کلام خدا کے ساتھ تھا
اور کلام خدا تھا (یوحنا)

اس آیت میں عیسائی عقیدہ کے مطابق تینوں اقنوموں میں سے ہر ایک کامل الٰہ اور خدا ہونے کی صلاحیت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مالک ہے۔ عیسائیوں کا یہ کہنا کہ خدا تین ہو کر بھی ایک ہیں عقل انسانی اس عقیدہ کو نہیں مانتی نیز اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ والی بات درست تسلیم کی جائے تو پھر یہ فقرہ۔ کہ "کلام خدا تھا" بالکل غلط ہے۔ اگر یہ فقرہ ہوتا کہ باپ کے ساتھ بیٹا ہمیشہ اور ازل سے تھا اور باپ بیٹا ایک ہیں تب بھی کچھ الوہیت مسیح کے حق میں موہوم سی دلیل بنتی مگر یہاں یہ فقرہ نہیں کہ کلام باپ کے ساتھ تھا اور کلام باپ تھا۔ بلکہ یہ فقرہ ہے کہ کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا پھر انجیل کے متعدد قدیم نسخوں میں یہ آیت سرے سے موجود ہی نہیں،،
(دیکھو انجیل پر ایک نظر مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب)

دوسری دلیل جو الوہیت مسیح کے برخلاف انجیل سے ہی معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ خدا کو بیٹے اور دیگر رشتہ داروں کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہر قسم کی ضرورت اور احتیاج سے پاک ہے ورنہ وہ صمد اور بے نیاز کیونکر ہو سکتا ہے عیسائی لوگ پولس رسول کی پیروی میں جس مسیح کو خدا کہتے اور کامل خدا تسلیم کرتے ہیں (معاذ اللہ) اس کے وجود کے بارے میں دو نظریات ہیں۔ کچھ لوگ اسے صرف رسول اور بشر کہتے ہیں۔ کچھ اسے بشریت کے جامہ میں کامل خدا تسلیم کرتے ہیں بشریت کی وجہ سے مسیح علیہ السلام کو سب بشری حاجات تھیں۔

انجیل کو پڑھنے سے مجموعی طور پر معلوم ہوتا ہے گو وہ مسیح کی خدائی کے بارے میں بہت حد تک خاموش ہے۔ لیکن اس کی بشریت اور دنیاوی حاجات کے بارے میں اس میں بہت سی آیات موجود ہیں۔ مثلاً مسیح کی والدہ کا وجود اب کیا خدا کی بھی کوئی عورت ہوتی ہے جس سے اولاد پیدا ہو۔ یہ قرین قیاس نہیں ہے۔ مسیح کی پیدائش کا واقعہ کے بارے یہودی اب تک کہتے ہیں کہ وہ صحیح اور درست پیدائش نہ تھی اس کا جواب مسیحیوں کے پاس نہیں ہے پھر شکل و صورت عوارض انسانی کھانا پینا۔ سونا جاگنا بپتسمہ لینا۔ شیطان سے آزمایا جانا۔ دشمن کے ڈر سے ہجرت کرنا۔ باپ سے سب اختیار حاصل کرنا اور کہنا کہ مجھے کوئی اختیار نہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"نیک صرف ایک ہی ہے
یعنی خدا اور مجھے نیک
کیوں کہتے ہو۔"

باپ سے چھوٹا ہونا۔ غیب نہ جاننا۔ اختیار نہ رکھنا۔ تورات کی تنسیخ نہ کر سکنا بلکہ کہنا کہ اس کی میں تکمیل کرنے آیا ہوں۔ بہن بھائی۔ والد ہونا۔ دعا کرنا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی قید ہو کر صلیب پر چڑھایا جانا۔ مرنے کے بعد کھانے جنت اور انگور کا شیرا پینا غمگین اور بے چین ہونا۔ باپ کی اور اس کی مرضی کا مختلف ہونا۔

یہ سب باتیں اس نظریہ کی تردید کرتی ہیں کہ مسیح علیہ السلام خدا تھے اور اس نظریہ کی تصدیق کرتی ہیں کہ آپ صرف ایک نبی اور انسان تھے موسوی سلسلہ میں جیسے باقی انبیاء مبعوث ہوئے تھے۔ آپ بھی دین موسوی کی تجدید اور اس پر عمل کرانے کے لئے آئے تھے اور آپکا وجود اسرائیلی انبیاء کے اختتام کا موجب ہوا کیونکہ بن باپ ہونے میں یہ اشارہ تھا کہ اب اسرائیلی سلسلہ ختم ہو جائے گا اور اسماعیلی سلسلہ کا آغاز ہوگا۔ اور وہ "نبی" کہنے سے یہ اشارہ بھی کیا کہ توحید پرست عیسائی دین اسلام میں۔ اس کی ابتداء میں ہی داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔

اگر مسیح علیہ السلام خدا تھے یا کامل اللہ (معبود) تھے تو انجیل میں یہ عقیدہ واضح طور پر بیان ہونا چاہیئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ صرف بعض مبہم حوالوں سے الوہیت مسیح کا استنباط کیا جاتا ہے حالانکہ اگر غور کیا جائے تو ان آیات کا مفہوم اس عقیدہ کے بالکل مخالف ہے۔

اگر حضرت مسیح علیہ السلام اللہ (معبود) تھے اور موجودہ عیسائی اپنے دعویٰ میں حق پر ہیں تو ان کی کتاب مقدس میں اس دعویٰ پر کوئی معقول دلیل ہونی چاہیئے تھی مگر انجیل میں نہ دعویٰ کا ذکر ہے اور نہ اس پر کوئی دلیل ملتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جنگ مقدس میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بڑی اہم ہے کہ موجودہ انجیل میں اکثر وہ حوالے جن سے الوہیت مسیح کا استنباط کیا جاتا ہے وہ پولوس کی زبانی ہیں یا دوسروں کی۔ مسیح کا اپنا دعویٰ مفقود ہے۔ مثال کے طور پر مسیح کے متعلق ابن آدم کا لفظ بولا گیا ہے مگر سوائے دو جگہ کے مسیح ہر جگہ یہ لفظ اپنے متعلق بولتے ہیں۔"
(جنگ مقدس)

دلیل استقرائی:۔

یہ امر بالکل خلاف عقل ہے کہ تینوں اقنوم الگ الگ کامل اور ارادہ کی صفت رکھنے والے اور مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود کے مالک ہوں اور پھر بھی خدا ایک ہو تین نہ ہوں اگر ان میں حقیقی امتیاز ہے تو کوئی صفت تو ان تینوں میں مابہ الامتیاز ہوگی۔ اگر تینوں اقنوم میں کوئی کمی بیشی نہیں تو حقیقی امتیاز نہ رہا۔ نیز یہ بھی خلاف عقل ہے بیک وقت کامل خدا اور کامل انسان ہو۔ بہرحال ماننا پڑے گا کہ خدا کوئی اور ہے اور انسان کوئی اور وجود ہے۔ بہرحال حضرت مسیح علیہ السلام انسان اور نبی تھے۔ کیونکہ جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے نہ کسی انسان نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا نہ خدا کہلایا۔ بلکہ جس نے ایسا دعویٰ کیا اس کو مخلوق خدا نے پاگل ہی کہا ہوگا۔ کیونکہ خدائی کا دعویٰ قرین قیاس نہیں اور دلیل استقرائی کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں:۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔

مسیح صرف خدا کے رسول تھے ان سے پہلے سارے رسول گزر گئے۔ یعنی وفات پا گئے اس لئے وہ بھی وفات یافتہ لوگوں میں شامل ہیں۔ یہی دلیل استقرائی ہے کہ "کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ" کے تحت سرزدی روح سے ہوتا ہے اور خدا کی سنت تبدیل نہیں ہوتی اور مرنے والا وجود خدا نہیں ہو سکتا۔ پھر مسیح بالاتفاق فریقین (مسلم و عیسائی) نبی ہیں۔ لہذا استقرائی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام الہٰی کے نازل ہونے کا شروع ہوا۔ ہمیشہ سے محض انسان ہی رسالت کا مرتبہ پاکر دنیا میں دوسرے انسانوں کی ہدایت کے لئے آتے رہے ہیں اور جب تک کوئی اور دلیل قائم نہ ہو۔ بروئے استقراء کہا جائے گا کہ مسیح بھی انسان تھے۔ خَلَا فُلَانٌ کے معنی مَاتَ فُلَانٌ کے ہیں۔ اس لئے آپ وفات شدہ انبیاء کے زمرہ میں شامل ہوئے۔ اس لئے الوہیت مسیح کا عقیدہ باطل ہے اس عقیدہ کے ابطال سے عیسائیت کی عمارت دھڑام سے زمین پر آرہی ہے گی

انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ایک ہی ہے جس کا اقرار مسیح کے شاگردوں کو بھی تھا۔ خود حضرت مسیح تو دنیا میں آئے ہی توحید باری تعالیٰ کے قیام کے لئے تھے۔ فرمایا:۔

"تاکہ تم اپنے باپ کے جو
آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو"
(متی باب ۵ آیت ۴۵)

پھر فرمایا:۔

"پس تم اس طرح دعا کیا
کرو کہ اے ہمارے باپ
تو جو آسمان پر ہے تیرا نام
پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی
آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان
پر پوری ہوتی ہے زمین پر
ہو۔"
(متی باب ۶ آیت ۱۱، ۱۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اللہ یا معبود ہونے کا قطعی انکار تھا۔ خداوند کا لفظ محض اس کے لئے محض استعارہ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے بار بار خداوند کہنے کی غلط فہمی کو یوں دور کیا:۔

"جو مجھ سے "اے خداوند"
"اے خداوند" کہتے ہیں ان
میں سے ہر ایک آسمان کی
بادشاہی میں داخل نہ ہوگا
مگر وہی جو میرے آسمانی
باپ کی مرضی پر چلتا ہے
ان میں سے بہتیرے مجھ سے
کہیں گے اے خداوند اے
خداوند کیا ہم نے تیرے نام
سے نبوت نہیں کی اور تیرے
نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...کے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔"

(متی باب ۷ آیت ۲۱ تا ۲۳)

حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی عاجزی اور عاجز بندہ ہونے کا اس قدر خیال تھا کہ اپنے آپ کو معجزات دکھانے کے بارے میں دیگر انبیاء سے افضل نہ سمجھتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ میں صرف حضرت یوناہ (یونس نبی) کا سا معجزہ دکھاؤں گا۔ چنانچہ فقیہوں اور فریسیوں کے معجزہ طلب کرنے پر فرمایا:-

"اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دے کر ان سے کہا اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔"

(متی باب ۱۲ آیت ۳۸ تا ۴۰)

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح ان لوگوں کو خدائی معجزہ نہیں نبوت کا معجزہ دکھانے کے قائل تھے۔ انہوں نے اثباتِ نبوت خود کا بھی معجزہ دکھایا یہ کہ صلیبی موت سے بچائے گئے اور تین رات دن زمین کے ایک قبر نما کمرہ میں رہے پھر ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے۔

پھر ان آیات میں اپنے آپ کو خدا کا بیٹا نہیں کہا۔ بلکہ عاجز بندہ ہونے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں ابن آدم ہوں اور بشر ہوں۔

پھر ملاکی نبی کے صحیفہ میں اس مضمون کو ان الفاظ میں کہا گیا ہے خدا صرف اور صرف ایک ہے

"کیا ہم سب کا ایک ہی خدا نہیں ہے۔ کیا ایک ہی خدا نے ہم سب کو پیدا نہیں کیا پھر کیوں ہم اپنے بھائیوں سے بے وفائی کر کے اپنے باپ دادا کے عہد کی بے حرمتی کرتے ہیں"

(ملاکی باب ۲ آیت ۱۰)

اس سے معلوم ہوا کہ عہد قدیم تو یہ تھا کہ توحید کو دنیا میں قائم کیا جائے لیکن عیسائی لوگ تین خدا مان کر اپنے آباؤ اجداد یعنی بنی اسرائیل کے پیغمبروں سے کئے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور اپنے بنی اسرائیلی بھائیوں سے بے وفائی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو حواری خداوند کہہ کر پکارتے تھے۔ اس پر یہودیوں کو اعتراض ہوا کہ وہ اپنے تئیں خدا کہتا ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے آپ کو آزمائش میں ڈالا۔ چنانچہ انجیل میں ہے:-

"یسوع نے جواب میں اس سے کہا لکھا ہے کہ خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر صرف اسی کی عبادت کر۔ اور وہ اسے یروشلم لے گیا۔ اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دیگا کہ تیری حفاظت کریں گے .... یسوع نے جواب میں ان سے کہا فرمایا گیا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر"

(لوقا باب ۴ آیت ۸ تا ۱۲)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں یکساں طور پر مانا جاتا ہے۔ تثلیث اور ربوبیت مسیح کا عقیدہ حضرت مسیحؑ کے اس دنیائے فانی سے گذر جانے کے بعد کی پیداوار ہے۔ جس کا ثبوت اناجیل سے ملتا ہے اور نہ ہی تورات اور بائیبل میں اس کا ذکر ہے۔

تمام مسلم فرقے توحید پر متفق ہیں۔ لیکن بعض مفسرین نے حیات مسیح کے عقیدہ کو مسلمانوں میں رواج دیا جس کے بارے میں قرآن مجید خاموش ہے۔ بلکہ وفات مسیح کے بارے میں اس میں واضح دلائل موجود ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔

؎ ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

آپ جلسہ سالانہ پر کیوں آرہے ہیں؟

(ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روشنی میں)

○ آپ جلسہ سالانہ پر اس لیے آرہے ہیں تاکہ:-

۱۔ ایسے حقائق اور معارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کی ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں"

۲۔ طلب علم اور مشورہ اعلائے اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع مہیا ہوں

۳۔ آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور آپ کی معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔

۴۔ جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا منہ دیکھ لیں۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو۔

۵۔ (امام وقت کی طرف سے) "دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انہیں کھینچے اور اپنے لیے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"

۶۔ اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"

۷۔ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے"

۸۔ (امام وقت کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ رب العزت کوشش کی جائے"

○ اس لیے آپ کو چاہیئے کہ آپ:-

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ

کے ایام قریب آرہے ہیں ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

"الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں"
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ ان کی ضرورت کے مطابق جلسہ سالانہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کیلئے رقوم لگائی گئی تھیں اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کردی ہیں لیکن اضلاع

شیخوپورہ، ڈیرہ غازیخان، ساہیوال، ملتان، اٹک، ہزارہ، لاڑکانہ

ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ ان اضلاع کے عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاطر خواہ توجہ دیں اور اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں

بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے جو تھوڑا ہے ان کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنیکی کوشش کریں۔ جماعتیں مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ ربوہ کھاتہ نمبر 6855/152-104 میں جمع کرنے کیلئے بھجوائیں۔

(ناظر ضیافت)

سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹوں کا اعلان

سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹ کی مستحق بہنیں اپنے ٹکٹ جلسہ سالانہ سے قبل حاصل کرلیں سب بے وجہ ٹکٹ نہ لیں۔ صدر کی تصدیق کے ساتھ ٹکٹ کی درخواست دیں اپنا پورا پتہ لکھیں دوران جلسہ کوئی ٹکٹ نہیں دیا جائیگا

ربوہ کی خواتین کے لیے بھی ربوہ کی صدر صاحبہ کی تصدیق ضروری ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میری پوتی عزیزہ قدسیہ رشید دختر شیخ جمیل احمد رشید صاحب ریونیو آفیسر (واپڈا) لاہور کا نکاح عزیزم عباس محمود فلائٹ آفیسر آپریشن پی آئی اے ابن کپتان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر محترم قاضی محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے 19 اکتوبر 1980ء کو لاہور میں پڑھا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے اپنے فضل سے ثمرات حسنہ اور حسنات دارین سے نوازے (آمین)

بیگم شیخ مسعود احمد سعید گلگتی
بلاک - J - 128 گلبرگ III لاہور

ولادت

1- میری ہمشیرہ محترمہ امۃ السمیع فرحت صاحبہ اور بہنوئی چوہدری سعید احمد صاحب نادکو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے 5 نومبر بروز بدھ مطابق 27 ذی الحجہ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا پوتا اور چوہدری سراج الدین صاحب آف ربوہ کا نواسہ ہے بچے کا نام قمر بلال تجویز ہوا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے بچے کے والد آجکل فرینکفورٹ میں مقیم ہیں ان کیلئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(رشید عارف چوہدری فیصل آباد)

2- میرے بیٹے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔ اے آجکل مقیم نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے 8 ستمبر 1980ء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے الحمدللہ۔ پہلی بچی گذشتہ سال فوت ہو گئی تھی۔ یہ بچی حضرت منشی محمد حسین مرحوم سابق کاتب اخبار البدر والفضل کی ہم

ربوہ کی خواتین کیلئے ضروری اعلان

تمام ممبرات لجنہ ربوہ کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے گھروں سے ملحقہ جگہوں کی صفائی کروائیں اور خود رو پودے اور جھاڑیاں کاٹ کر گذر گاہوں کی صفائی کریں تاکہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔ ہماری بہنوں کا فرض ہے کہ وہ اس طرف پوری توجہ دیں اور حضور اقدس کے اس ارشاد کو ذہن میں رکھیں جو آپ نے گذشتہ سال بھی فرمایا تھا کہ......

"تم ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجادو"

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم غلام رسول صاحب ولد حیات محمد صاحب مالوکے پنڈوری ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی کہ میری ہمشیرہ مسماۃ مہر بی بی صاحبہ بیوہ دین محمد صاحب مرحوم وفات پاچکی ہیں قطعہ 25/8 واقع دارالیمن ربوہ میں ہے ۱۰ مرلہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ میرا بھائی نور محمد صاحب مرحومہ کا جائز وارث ہے اور کوئی وارث نہیں ہے

ہم نے مکان معہ پلاٹ مذکورہ نذیر احمد صاحب ولد برکت علی صاحب محلہ دارالیمن کے پاس فروخت کردیا ہے۔ لہذا ہم مذکورہ بالا مکان و پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ نذیر احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

*** پڑپوتی اور محترمی ڈاکٹر احمد علی صاحب قریشی آف اعظم مارکیٹ لاہور کی پڑنواسی ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کیلئے مودبانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت کرے صالحہ قانتہ بنائے عمر میں صحت کے ساتھ برکت دے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(شوکت حسین شاد عفی عنہ فلیٹ نمبر 781 بلاک 6 پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی)

دعائے مغفرت

مکرم ملک محمد حسین صاحب مقیم جمیل لاج دارالرحمت وسطی طویل علالت کے بعد 61 سال کی عمر میں 22 نومبر کو رات ساڑھے گیارہ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نماز جنازہ مسجد مہدی کے احاطہ میں محترم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی جس میں محلہ کے احباب کے علاوہ گولبازار کے کثیر احباب نے شمولیت کی قبر تیار ہونے پر مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت نیک اور مخلص انسان تھے اپنے پیچھے صرف سوگوار بیوہ چھوڑ گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو

(مسعود احمد شاہد کھوکھر ربوہ)

درخواست دعا

میری نانی اماں کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانیکی وجہ سے گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں صحت قدرے بہتر ہے ہڈی صحیح طور پر جڑ گئی ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے اور بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف بھی بہت زیادہ ہوگئی ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

(بشارت احمد چوہدری فردنی بیکری اینڈ جنرل سٹور کوٹ لکھپت لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۴۱:-

میں محمد علی ولد چوہدری محمد قاسم صاحب قوم جٹ پیشہ سکول ٹیچر عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سالوے ضلع سالوے لائبیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۷۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰/- ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد علی ابن محمد قاسم صاحب سالوے لائبیریا۔
گواہ شد:- سردار رفیق احمد صاحب ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ ہائی سکول سالوے لائبیریا۔
گواہ شد:- VARFE KEITA S/O MULBAH KEITA SANOYEA

AUG 27, 1979 لائبیریا

مسل نمبر ۲۴۵۴۲:-

میں نسبون محمود ولد محمد جوزف صاحب قوم - پیشہ وکالت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۷/۸/۵۳ ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۷۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک قطعہ زمین ۱۶x۲۰ میٹر جس پر ایک مکان تعمیر شدہ ہے جس کی قیمت چھ ملین انڈونیشین روپے ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اسی وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نسبون محمود ولد محمد جوزف صاحب انڈونیشیا۔
گواہ شد:- الحاج محمود احمد چیمہ انڈونیشیا۔
گواہ شد:- R. AHMAD SARDO- انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۵۴۳:-

میں عبدالحمید سیاح ولد فقیر محمد صاحب قوم پیشہ RETAILAR عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک قطعہ زمین جس پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ مالیتی ۱۵۰۰۰۰۰/- روپے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت RETAILAR مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالحمید سیاح ولد فقیر محمد صاحب انڈونیشیا۔
گواہ شد:- نسبون محمود ولد محمد جوزف صاحب انڈونیشیا۔
گواہ شد:- ایم۔ ایم۔ ادریس صاحب انڈونیشیا۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر اکبر مکرم میاں احمد منصور صاحب تحصیلدار میانوالی ۱۸ نومبر کو بوقت ۵ ۱/۲ بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون،

مرحوم کا جنازہ ۳ ۱/۲ بجے بعد دوپہر میانوالی سے ربوہ پہنچا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحوم کی عمر ۴۴ برس تھی۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نیکی اور دائمی خوشیوں کی راہ پر گامزن فرمائے۔ (لطیف احمد مسیم ابن میاں ناصر علی صاحب ۹/۱۷ دارالصدر شرقی ربوہ)

آنکھوں کی کیورز

موتیا بند کیورہ CATARACT CURE
ضرب چشم کیورہ EYES INJURIES CURE
دھندلی نظر کیورہ FOGGY EYESIGHT CURE
ناخونہ کیورہ PTERYGIUM CURE
سوزش چشم کیورہ EYES CURE
کمزوری نظر کیورہ EYESIGHT CURE
کالا موتیا کیورہ GLAUCOMA CURE
گوہانجنی کیورہ STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔
ایک سو گیارہ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹلی میں قیامت خیز زلزلہ ۸۰۰ افراد ہلاک سینکڑوں زخمی

گرجا گھر کی عمارت گرنے سے ۳۰۰ افراد ملبے تلے دب گئے۔ کئی علاقوں میں ابھی تک جھٹکے جاری ہیں

روم ۲۴ نومبر۔ جنوبی اٹلی میں گزشتہ شب آنے والے زلزلے کے نتیجہ میں تازہ ترین اطلاع کے مطابق ۸۰۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ بات اٹلی کی وزارت داخلہ کے ایک اعلان میں بتائی گئی ہے۔ ایک افسر نے بتایا کہ زلزلے سے تیس آبادیوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ زلزلے سے متعدد عمارتوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ روم میں بھی زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے اور لوگ خوفزدہ ہو کر سڑکوں اور پارکوں میں جمع ہو گئے جنوبی علاقے کے بعد ملک کے شمالی شہر بولوننگا میں بھی چند منٹ تک جھٹکے محسوس کئے گئے زلزلے کے مرکز اور طاقت کے بارے میں فوری طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

ایک پولیس افسر کے مطابق منہدم شدہ عمارتوں کے ملبے کے نیچے سے ۶۳ نعشیں نکالی گئی ہیں۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق نیپلس کے علاقہ میں تقریباً ایک سو افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ اوطینو کے ایک پولیس افسر کے مطابق شہر کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اور یہاں کم از کم ۱۳ افراد ہلاک اور ۳۰۰ مجروح ہو گئے۔ بالوجیز کے علاقے میں ابھی تک زلزلے کے جھٹکے متواتر محسوس ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہاں امدادی کارروائیاں شروع کرنا ممکن نہیں ہے۔

پولیس کے مطابق اس علاقے سے ۱۱ بچوں سمیت ۳۲ افراد کی نعشیں نکالی جا چکی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مرنے والے ان تین سو افراد میں شامل تھے۔ جو زلزلے کے وقت ایک گرجا گھر میں مذہبی رسومات ادا کر رہے تھے۔ یہ لوگ گرجا گھر کی عمارت گرنے سے ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق ابھی تک کم از کم ایک سو افراد ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ زلزلے سے زندہ بچ جانے والے لوگ اپنے عزیز و اقارب کے غم میں چیخ و پکار کرتے ہوئے شہر سے باہر کیمپوں میں جمع ہو گئے ہیں (نوائے وقت لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء)

اجلاس شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعہ علی الصبح دارالضیافت ربوہ میں انشاء اللہ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ ممبران کو ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔

براہ کرم تمام ممبران شام تک ۴ دسمبر کو دارالضیافت میں پہنچ جائیں اور وقت پر اجلاس میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ

(سیکرٹری شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ رابعہ ستار صاحبہ جو گزشتہ چھ سال سے بعارضہ انجائنا بیمار تھیں مورخہ ۱۷/۱۱/۸۰ بروز سوموار دوپہر کو اچانک دل کے عارضہ سے کراچی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا ۱۸ نومبر کو بعد نماز عشاء حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں ان کی نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔

خاکسار ان کی وفات اور تدفین کے وقت پاکستان میں نہیں تھا۔ مرحومہ محترمہ آٹھ سال چھانگا مانگا لجنہ کی صدر رہیں۔ مرحومہ بہت ملنسار اور بے لوث محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترمہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مرحومہ کی وفات خاکسار کی عدم موجودگی میں ہوئی ہے۔ اس لئے مرحومہ کی وفات کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

عبدالرحیم یونس 156/15-B بلاک "ج" ناظم آباد کراچی

بشیر انجینیئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوسی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے، ٹیلیگراف، ٹیلی فون، واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے
سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کے لئے

ہمیں خدمت کا موقعہ دیں

ہیڈ آفس:۔ حمید منزل ۸۹ انارکلی، لاہور
فون نمبر ۲۱۳۳۲۲، ۵۲۷۸۳

شاخیں — (۱) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(۲) کے ایم سی ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ۔ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور